تشبہ بالکفار کے بارے میں فقہا کی آراء کا تحلیلی جائزہ

گیارہویں قسط

ریسرچ اسکالر: اللہ دتہ

لہنگا اور ساڑھی پہننا:

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ساڑھی استعمال کرنے کے جواز یا عدم جواز سے متعلق لکھتے ہیں: ''ساڑھی چونکہ اب غیر مسلموں کا مخصوص لباس باقی نہ رہا بلکہ ہندوستان کے مشرقی اور جنوبی علاقوں میں عام طور پر مسلم خواتین بھی ساڑھی پہنتی ہیں لہذا مسلم خواتین ساڑھی پہن سکتی ہیں لیکن ایسا بلاوز استعمال کرنا کہ پیٹھ اور پیٹ کا حصہ کھلا رہے بہت ہی گناہ کی بات ہے غیرت وحیا کے بھی خلاف ہے۔۳۵۰۔

ہیٹ کے پہننے کا حکم

ہیٹ سے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز لکھتے ہیں کہ ''اگر یہ ہیٹ کافروں کے لباس میں داخل ہے تو مسلمانوں پر اس کا پہننا حرام ہے۔ نبی ﷺ کے اس فرمان کی بنا پر یعنی جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔''۳۵۱۔ مفتی اقتدار احمد نعیمی صاحب نے اپنے فتاوی میں اسے مکروہ تحریمی قرار دیا ہے۔۳۵۲۔

انگریزی بال سے متعلق حکم

انگریزی طرز کے بال رکھنے کا فیشن تو مسلمانوں میں عام ہوگیا ہے حتی کہ یہ وبا اس حد تک عام ہوگئی ہے کہ بڑی عمر کے بزرگوں سے لے کر نوجوانوں اور شیر خوار بچوں تک ہر کوئی انگریزی طرز کے بال رکھے ہوئے ہے۔ اور یہ بیماری اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ ہماری عورتیں بھی اس میں مبتلا ہو چکی ہیں، ہماری حالت اتنی پتلی ہوگئی ہے کہ ادھر کوئی فیشن انگریزوں میں متعارف ہوا اور اگلے ہی دن اس کو یہاں اپنا لیا جاتا ہے۔ فتاوی فیض الرسول میں ہے ''انگریزی اور ہپی کٹ بال رکھنا مکروہ و ناجائز

ہے کہ کافروں اور فاسقوں کا طریقہ ہے۔۳۵۳۔ حضرت مولانا سید عبدالرحیم لاجپوری انگریزی بالوں سے متعلق لکھتے ہیں:''سنت یہ ہے کہ پورے سر پر بال رکھے جائیں یا سب کے سب منڈا دیئے جائیں یا مساوی طور پر کٹوا دیئے جائیں کچھ حصہ منڈوانا اور کچھ حصہ میں بال رکھنا یا چھوٹے بڑے اتار چڑھاؤ بال رکھنا جو آج کل فیشن ہے اور انگریزی بال سے موسوم ہے یہ خلاف سنت ہے نصاریٰ فساق اور فجار کی ہیت کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے جو ممنوع ہے۔۳۵۴۔

عورتوں کا سر کے بال کاٹنا

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے عورتوں کے بال کاٹنے کی حرمت پر کئی دلائل قائم فرمائے ان میں سے پہلی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ وضع ''یقینا تشبہ بنساء الکفار ہے جو اہل وضع کو مقصود بھی ہے اور اس میں تشبہ بالرجال بھی ہے گو ان کو مقصود نہ ہو اور اطلاق دلائل سے یہ تشبہ ہر حال میں حرام ہے خواہ اس کا قصد ہو یا نہ ہو اور علاوہ تشبہ پر دلائل بھی قائم ہیں۔۳۵۵۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی عورتوں کے بال کاٹنے سے متعلق لکھتے ہیں:''خواتین کے لیے بال ان کی زینت کا سامان اور ان کی شناخت اور پہچان ہے اس لیے عورتوں کے بال کاٹنے سے مردوں کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے اس لیے بالغ لڑکیوں اور خواتین کے بال کے معاملہ میں ایسی تراش وخراش جائز نہیں۔۳۵۶۔

عورت یا مرد کا اپنے بالوں میں مصنوعی جوڑے لگانا

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:''ایک انسان کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے انسان کا بال جوڑنا قطعاً حرام ہے البتہ کسی اور جانور کا بال اپنے جوڑے میں رکھنا یا مصنوعی نائیلون وغیرہ کے بال جوڑے میں لگانا اور خواتین کا اپنے بالوں کے ساتھ جوڑ دینا جائز ہے۔۳۵۷۔

داڑھی منڈوانے کا حکم

مفتی محمد اجمل قادری لکھتے ہیں:''داڑھی کو منڈوانا حرام ہے اور انگریزوں ومشرکوں کا طریقہ ہے۔۳۵۸۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:''داڑھی منڈانا عورت سے مشابہت اختیار کرنا ہے عورت اور مرد کو لباس وضع اور چال ڈھال میں بھی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے چہ جائیکہ صورت

اور بدن میں مشابہت اختیار کرنا۔امام ابوطالب مکی قوت القلوب میں اورامام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ داڑھی آفرینش مرد کی تکمیل ہے اور ظاہری صورت میں اسی کے ذریعے مرد عورتوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔داڑھی منڈا کر اس امتیاز کا خاتمہ اور عورتوں کے ساتھ مشابہت نہیں ہے تو اور کیا ہے؟امام احمد دارمی بخاری ابوداؤد ترمذی نسائی اور ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن عباس سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع بنائیں''۳۵۹۔

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:''داڑھی بلاشبہ شعار اسلام ہے سکھوں اور بعض یہودیوں کا داڑھی رکھنا داڑھی کے شعار اسلام ہونے کے منافی نہیں ہے حرم شریف کی طرح بھیجے جانے والے جانور(ہدایا) دین اسلام کے شعار ہیں حالانکہ مشرکین بھی اس فعل میں شریک ہوتے تھے اور جب داڑھی شعار اسلام ہے تو اس کی تعظیم دلوں کے تقوی کی نشانی اور اسے منڈانا حرام اللہ تعالی کا فرمان ہے اللہ تعالی کی نشانیوں کو حلال نہ ٹھہرالو۔۳۶۰۔ اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی ایک مشت تک بڑھانا واجب ہے اور اس سے زاید رکھنا خلافِ افضل اور اس کا ترشوانا سنت ہے۔(فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۸۹)

ٹخنوں سے نیچے پائنچوں کا حکم

مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحب ٹخنے سے نیچے پائنچے رکھنے کا حکم شرعی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''یہ لباس متکبرین اور فساق کا ہے اگر اس نیت سے ہو کہ ان کے ساتھ تشبہ اختیار کیا جاوے یا تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ورنہ مکروہ ہے۔**ولا یجوز الاسبال تحت الکعبین ان کان للخیلاء اذ قد نص علیہ الشافعی و بغیر الخیلاء منع للتنزیہ لا للتحریم (مرقاۃ)** آج کل عام طور پر یہ لباس انھیں لوگوں کا ہے جن پر مغربیت کا بھوت سوار ہے۔جو اپنی قدیم وضع اور طرز معاشرت کو برا سمجھتے ہیں اور مغربی تہذیب پر فخر کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کی مشابہت مذموم ہے۔۳۶۱۔

ننگے سر پھرنے اور نماز پڑھنے کا حکم

مفتی محمود الحسن گنگوہی ننگے سر پھرنے کے متعلق لکھتے ہیں:''وقت ضرورت ننگے سر ہونے میں مضائقہ نہیں لیکن جو طریقہ آج کل رائج ہو رہا ہے کہ ہر وقت ننگے سر بالوں میں تیل ڈالے ہوئے پھرتے

رہتے ہیں۔ یہ طریقہ اصالۃ صلحاء اور اہل مروت کا نہیں بلکہ خدا کے دشمنوں کا طریقہ ہے۔اس سے اجتناب لازم ہے۔ ۳۶۲ مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری صاحب فرماتے ہیں" بلا عذر شرعی اور بلا وجہ شرعی کھلے سر پھرنے کی عادت ظاہر ہے کہ ناپسندیدہ ہے۔خلاف ادب ہے اور فساق کا شعار ہے۔ شرعا مکروہ ہے اس سے احتراز ضروری ہے۔ ۳۶۳

ناموں میں تشبہ کا حکم

آج کے مسلمانوں میں جدید اور نئے سے نئے نام رکھنے کا رجحان اتنا بڑھتا جارہا ہے کہ اس بات کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی کہ یہ نام اسلامی ہیں یا غیر اسلامی حالانکہ نام کے کسی بھی شخصیت پر اثرات ہوتے ہیں اور کسی بھی شخص کی مذہبی شناخت سب سے پہلے اس کے نام سے ہی کی جاتی ہے۔اس لیے بھی ہمیں غیر مسلموں کے ناموں سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ ہماری اسلامی شناخت،تشخص اور امتیاز برقرار رہے۔مولانا یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں" جو نام ہندوؤں کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو کسی مسلمان کے نام کا جز بنانا صحیح نہیں۔ ۳۶۴ مولانا احمد رضاخان فاضلِ بریلوی لکھتے ہیں: ناموں کی ایک قسم کفار سے مختص ہے جیسے جرجس،پطرس اور یوحنا وغیرہ لہذا اس نوع کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے۔واللہ تعالی اعلم ۳۶۵ اللہ کے نبی ﷺ کی عادت کریمانہ تھی کہ آپ ﷺ برے ناموں کو ناپسند کرتے تھے اور کفار کے ساتھ ناموں میں مشابہت کو پسند نہیں کرتے تھے۔حضرت عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سعد بن مسیب کی خدمت میں حاضر تھا کہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ میرے دادا جن کا نام حزن تھا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے کہا میرا نام حزن ہے۔آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ حزن کوئی اچھا نام نہیں ہے بلکہ میں تمہارا نام سہل رکھتا ہوں میرے دادا نے کہا کہ میرے باپ نے جو میرا نام رکھا ہے اب میں اس کو بدل نہیں سکتا۔حضرت سعید نے فرمایا کہ اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی رہی۔ ۳۶۶

عادات ومعاملات میں تشبہ کا حکم

مخصوص قسم کے برتنوں میں کھانے پینے کا حکم

پیتل کے برتنوں میں خورد ونوش اگرچہ جائز ہے لیکن اگر مشابہت کفار کی نیت سے ہے تو منع ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں: ''پیتل کے ظروف میں کھانا درست ہے مگر اولی نہیں اور اگر مشابہت کفار ہنود سے ہو تو بسبب مشابہت کے منع ہے۔'' ۳۶۷ یونہی کسی بھی قسم کے برتنوں میں کھانا درست ہے مگر ماسوائے ان برتنوں کے کہ جو کفار نے اپنے لیے مخصوص کر رکھے ہوں تو تشبہ کی وجہ سے ان برتنوں میں کھانا درست نہیں ہے۔ چنانچہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ''کھانا سب ظروف میں درست ہے مگروہ ظروف کہ کافر ومشرک کا خاصہ ہو۔ ۳۶۸ مفتی محمود الحسن گنگوہی خاص قسم کے کپڑوں اور کچھ مخصوص قسم کے برتنوں میں کھانا کھانے کے متعلق لکھتے ہیں: ''جو برتن یا کپڑا وغیرہ کسی غیر مسلم قوم کا شعار ہو مسلمانوں کو اس سے حتی الوسع اجتناب چاہیے کیونکہ کفار کے ساتھ تشبہ منع ہے۔ ۳۶۹

اللہ کے نبی ﷺ کفر کے برتنوں کو ناپسند فرماتے تھے اور آپ ﷺ نے اہل ایمان کو بھی اس سے بچنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبدالقیس کے لوگ جب نبی ﷺ کے پاس آئے، تو آپ نے ان کو جن باتوں سے منع فرمایا ان میں یہ بھی شامل تھیں حدیث کے الفاظ ہیں:

ونهاهم عن اربع عن الحنتم والدباء والنقير والمزفت وربما قال المقير وقال احفظوهن واخبروا بهن من ورائكم ۳۷۰

اور چار چیزوں (میں پانی یا اور کوئی چیز پینے) سے ان کو منع کیا، حنتم سے اور دبا اور نقیر سے اور مزفت سے (اور کبھی ابن عباس مزفت کی جگہ مقیر کہا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد کر لو اور باقی لوگوں کو (جو اپنی جگہ رہ گئے ہیں) ان کی تعلیم دو۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کفار کے مخصوص برتن تھے جن میں وہ شراب اور دیگر نشے والی اشیاء پیا کرتے تھے۔

میز کرسی پر بیٹھ کر کھانے کا حکم

یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے جہاں یہ کفار وفساق کا شعار ہے۔ وہاں یہ بالکل ممنوع ہے جہاں شعار نہیں بلکہ عام ہے کہ صالحین کا بھی یہی طریقہ ہے۔ وہاں اس میں اس درجہ تشدد نہیں بلکہ فی الجملہ خفت ہے۔ لیکن خلاف سنت پھر بھی ہے۔ ۳۷۲ مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری صاحب میز کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے کے متعلق لکھتے ہیں: ''زمین پر دسترخوان بچھا کر بیٹھ کر کھانا سنت ہے۔

ٹیبل کرسی پر کھانے کا طریقہ اسلامی تہذیب کے خلاف ہے یہ طریقہ متکبروں اور فیشن پرستوں کا ہے لہذا قابل ترک ہے۔ ۳۷۳۔

الگ الگ کھانا کھانا

ایک ساتھ مل کر ایک برتن میں کھانا بھی مسنون اور باعث برکت ہے۔ الگ الگ پلیٹوں میں کھانا اسلامی طریقہ نہیں ہے یہ غیر قوم کا طریقہ ہے کہ وہ دعوتوں اور گھروں میں ایک ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں مگر سب کی پلیٹیں الگ الگ ہوتی ہیں اگر مسلمان بھی یہی طریقہ اختیار کریں تو پھر مسلمانوں اور غیر مسلموں میں امتیاز کی کیا صورت ہوگی؟ نیز یہ توہم پرستوں کا طریقہ ہے جو امراض کے متعدی ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں حدیث میں ہے:

عن عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا جميعا ولا تفرقوا فان البركة مع الجماعة ۳۷۴۔

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب ساتھ مل کر کھاؤ الگ الگ مت کھاؤ ساتھ مل کر کھانے میں برکت ہے ۳۷۵۔

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''تنہا کھانے کا رواج آج کل عام ہوتا جا رہا ہے غیر اقوام اور فیشن پرستوں نے اسے اپنایا ہے لہذا مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے خصوصاً اہل علم حضرات کو امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مهما صارت السنة شعاراً لاهل البدعة قلنا بتركها خوفاً من التشبه بهم ۳۷۶۔

یعنی جب کوئی سنت مبتدعین کا شعار بن جائے تو ہم اس میں ان کے مشابہ بن جانے کے خوف سے اس کو بھی ترک کا فتوی دیں گے۔ ۳۷۷۔

کھانے کے دوران خاموشی

کھانا کھانے کے دوران کچھ لوگ بولنا درست نہیں سمجھتے ایسا عمل درست نہیں ہے علماء نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ھدایہ شریف میں ہے: ''کھاتے وقت بالکل خاموش رہنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے مجوسیوں کی مشابہت ہوتی ہے۔ ۳۷۸۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ''کھاتے وقت سکوت کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ مجوسیوں کی مشابہت ہے۔ اور کھانے کے وقت ساکت نہ رہے لیکن جو باتیں کرے وہ نیک باتیں

ونیکوں کی حکایتیں ہوں۔۳۷۹۔

حمد ونعت کو گانوں کی طرز پر پڑھنا

حمد ونعت کو گانوں کی طرز پر پڑھنے کے بارے میں مفتی اجمل قادری لکھتے ہیں: باقی رہا گلے بازی کے ساتھ پڑھنا تو اس میں کوئی مقصد صحیح نہیں ہے بلکہ اس میں موسیقی کے وزنوں اور لحنوں کی ایسی رعایت مقصود ہے کہ وہ لہجہ درست ہوجائے' چاہے الفاظ میں تغیر اور حروف کی شان ہی بدل جائے۔ یا اس میں فساق وفجار کیے مخصوص عشقیہ اشعار کی راگنی اور لہجوں کی موافقت منظور ہے اور بے تکلف سننے والا اسے کہہ دے کہ میلاد شریف میں یہ کیسی راگنی اور گانا ہورہا ہے۔تو ایسی گلے بازی اور لہجہ کا حمد ونعت میں پڑھنا مکروہ ہے۔۳۸۰۔احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی۳۸۱۔حاشیۃ الطحطاوی میں لکھتے ہیں:

ای التغنی به بحیث یؤدی الی تغییر کلمات الاذان و کیفیاتهابالحرکات والسکنات ونقص بعض حروفهااوزیادةفیهافلایحل فیه ولافی قراءة القرآن ولایحل سماعه لان فیه تشبهابفعل الفسقةفی حال فسقهم فانهم یترنمون ۳۸۲۔

ترجمہ: اس طرح گانا کہ اس سے اذان کے کلمے' یا حرکت وسکون کی کیفیتیں بدل جائیں۔اور بعض حروف میں کمی یا زیادتی کرنی پڑے تو ایسا گانا اذان اور قرآت قرآن میں جائز نہیں۔نہ اس کا سننا جائز ہے۔کیونکہ اس میں فعل فساق سے مشابہت ہے کہ وہ فساق اپنی فسق کی حالت میں گلے بازی سے گاتے ہیں۔

ہم جنس پرستی

ایسی عورتیں جو باہم مل کر اپنی جنسی خواہشات پوری کرتی ہوں ان سے نکاح جب کہ کوئی اور مانع شرعی (مثلاً ان کا رضاعی بہن' حقیقی بہن ہونا) نہ پایا جاتا ہو اگرچہ جائز ہے لقولہ تعالیٰ{واحل لکم ماوراء ذلکم}(نساء۲۴) مگر احتیاط اور انسانی غیرت وحمیت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی بدکردار عورتوں کو نکاح میں جمع کرنے سے اجتناب کیا جائے کیونکہ ایسی عورتوں کی جنسی تسکین مردوں سے پوری نہیں ہوتی وہ مردوں سے بے نیاز رہتی ہیں ان کے اکٹھا رہنے سے قوی مظنہ ہے کہ وہ جنسی تسکین آپس میں مل کر پوری کریں گی اور فتنہ وفساد کھڑا ہوگا۔۳۸۳۔

☆قرآن پاک کے خاص پر عمل قطعی طور پر واجب ہوتا ہے ☆

خلاصہ بحث

اوپر بیان کی گئی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ تشبہ بالکفار کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں سے کچھ جائز ہیں اور کچھ ناجائز ہیں لیکن تشبہ بالکفار کوئی سی بھی شکل ہووہ درست نہیں ہے اور اسے اپنانا قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے صحابہ اور اسلاف اسے ناپسند کرتے تھے اور سنت کی تابعداری کو مقدم رکھتے تھے اسی لیے وہ دنیا کی زندگی میں بھی کامیاب وکامران تھے آج مسلمان دنیاوی زندگی میں پستی کا شکار ہیں اسی کی ایک وجہ سنت سے روگردانی بھی ہے اگر آج ہم قرآن وسنت کا دامن تھام لیں گے تو دنیوی زندگی میں بھی کامیابی ہمارا مقدر ٹھہرے گی قرآن کہتا ہے:

{ولاتھنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین}۳۸۷۔

تم نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر تم مومن ہو۔

اوراللہ کے نبی ﷺ ارشادفرماتے ہیں:''دین غالب رہے گا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہود اور عیسائی دیر سے افطار کرتے ہیں۔۳۸۸۔ یعنی امت جب تک سنت کو تھامے رکھے گی اور تشبہ کی بجائے کفار کی مخالفت کرے گی تو ہی کامیاب رہے گی۔حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کی اس حالت کا نقشہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:''اس زمانہ میں جب کہ مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ کی متابعت کو چھوڑ دیا ہے۔حق تعالیٰ نے کافروں کو ان پر مسلط کردیا ہے۔اس کے مطابق (خواجہ سلیمان تونسویؒ نے) ایک حکایت بیان فرمائی کہ جب سکھوں نے ملتان کا محاصرہ کیا۔ایک بزرگ نے رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کی امداد فرمائیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت نے میری پیروی چھوڑ دی ہے اس لیے حق تعالیٰ نے کفار کو اس پر مسلط کردیا ہے۔۳۸۹۔

آنکھیں کہیں کہ دل نے ہمیں کردیا خراب ' دل یہ کہے کہ آنکھوں نے ہم کو ڈبو دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہ مگر میرعشق میں ' دونوں کی ضد نے خاک میں ہم کو ملودیا

مولانا سید سلیمان اشرف رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کی اس حالت زار پر تبصرہ کرتے ہوئے اور اس کا حل بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:''مسلمانوں خدا کا کلام تمہارے ہاتھوں میں ہے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا عملی نمونہ تمہارے پیش نظر ہے پھر تمہیں کیا ڈر ہے اس کو پڑھو اور اپنی حال کو سنبھالو یہ گناہوں کا نتیجہ

ہے جو کچھ ہو رہا ہے صدق دل سے توبہ کرو اور اس کی رحمت کو اپنے اعمال حسنہ سے اپنی جانب متوجہ کرو نا امیدی کی کیا بات ہے جس ہاتھ نے ابراہیم خلیل اللہ کو نمرود سے، بنی اسرائیل کو فرعون سے، عرب کی قوموں کو کفر و شرک سے نجات دی تھی آج ہم کو بھی معصیت اور ان یوروپین آفات سے نجات دینے کو موجود ہے اگر ہم اپنے اخلاق اپنے اعمال آج درست کرلیں تو پھر وہی اسلامی برکتیں موجود ہیں اگر ہم میں تقویٰ و خشیت ایزدی پیدا ہو جائے تو آج پھر وہی ہیبت وہی دبدبہ دنیا ماننے لگے جو کبھی تسلیم کی جاتی تھی کیونکہ ہمارا مذہب اسلام ہے اور اسے خداوند عالم نے دنیا میں اس صفت کے ساتھ بھیجا ہے **لیظهره علی الدین کله** پھر کیا وجہ کہ ہم کو غلبہ نصیب نہ ہو کیا تیرہ سو برس گزر جانے سے اسلام وہ اسلام نہ رہا کیا یہ وہی پاک اسلام نہیں جس نے خون کے پیاسے دشمنوں کو ایک دوسرے کا عاشق زار و جاں نثار بنا دیا تھا کیا یہ وہی اسلام نہیں جس نے دنیا میں قدم رکھتے ہی تاریکی روشنی سے، جفا وفا سے، قطع وصل سے، فساد صلح سے، عداوت محبت سے، ذلت عزت سے، خیانت امانت سے، معصیت طاعت سے، کدورت صفائی سے بدل کر دنیا کا رنگ ہی پلٹ دیا تھا اور دنیا کے سارے رنگوں کو اللہ کے خوش نما رنگ میں رنگ دیا تھا اسلام تو بے شک وہی اسلام ہے تیری وہی شان، تیرا وہی غلبہ، تیری وہی عزت، تیری وہی برکات، لیکن بدقسمتی کہ ہمیں میں قابلیت تجھ سے مستفید و مستفیض ہونے کی باقی نہ رہی لیکن پھر بھی ناامید ہونا تیری تعلیم کے خلاف ہے۔ ۳۹۰۔ جیسا کہ اقبال نے کہا ہے:

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے   ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

مسلمان تو ایک دن میں روزانہ پانچ مرتبہ صراط مستقیم پر چلنے کی، تشبہ بالکفار سے بچنے کی اور مغضوب علیہم اور ضالین سے مخالفت کی دعا کرتا ہے۔ شیاطین کے لشکروں کے تشبہ سے بندہ مومن راستہ بھول سکتا ہے لیکن قرآن وسنت کی پیروی سے بندہ مومن راہ ہدایت سے بھٹک نہیں سکتا۔ دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی بلکہ رب قدوس کی رضا تو فاتبعونی کے تحت ہی حاصل ہو سکتی ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ تشبہ بالکفار سے بچ کر سنت کی پیروی کی جائے۔

حواشی

۳۵۰۔ رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ، کتاب الفتاوی ج ۶ ص ۹۰

۳۵۱۔ ابن باز، عبدالعزیز بن عبداللہ، فتاوی ص ۶۲۹، دارالکتب السلفیہ، شیش محل روڈ لاہور، بار اول ۲۰۰۲

☆ مطلق کیا ہے؟ مطلق وہ ہے جس میں محض ذات کا اعتبار کیا جائے کوئی صفت ملحوظ نہ ہو ☆

۳۵۲۔مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: نعیمی' مفتی اقتدار احمد' العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ ص ۳۴۔۳۰
۳۵۳۔امجدی' مولانا جلال الدین احمد' فتاوی فیض الرسول ج ۲ ص ۵۵۶
۳۵۴۔لاجپوری' مفتی سید عبدالرحیم' م ۱۴۲۲ھ' فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۱۱۴
۳۵۵۔تھانوی' اشرف علی' م ۱۳۶۲ھ' بوادر النوادر ص ۳۷۲
۳۵۶۔رحمانی' مولانا خالد سیف اللہ' کتاب الفتاوی ج ۶ ص ۷۵
۳۵۷۔رحمانی' مولانا خالد سیف اللہ' کتاب الفتاوی ج ۶ ص ۸۵
۳۵۸۔قادری' مفتی محمد اجمل' فتاوی اجملیہ' ج ۴ ص ۱۰۴
۳۵۹۔دہلوی' شاہ عبدالحق' ۱۰۵۲ھ' اشعۃ اللمعات ج ۵ ص ۶۴۵' مترجم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری م ھ' فرید بک سٹال اردو بازار لاہور' ط ثانی ۲۰۰۲ء' ۱۴۲۳ھ
۳۶۰۔ایضاً' ص ۶۴۲
۳۶۱۔گنگوہی' محمود الحسن' فتاوی محمودیہ' ج ۵ ص ۱۰۴
۳۶۲۔ایضاً' ج ۵ ص ۱۴۳
۳۶۳۔لاجپوری' مفتی سید عبدالرحیم' م ۱۴۲۲ھ' فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۱۵۵
۳۶۴۔لدھیانوی' مفتی یوسف' آپ کے مسائل اور ان کا حل' ج ۷ ص ۳۸
۳۶۵۔بریلوی' احمد رضا خان' م ۱۳۴۰ھ' فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۶۳
۳۶۶۔بخاری' محمد بن اسماعیل' م ۲۵۶ھ' صحیح بخاری' جز ۸ ص ۴۳' حدیث ۶۱۹۰' باب اسم الحزن
۳۶۷۔گنگوہی' مولانا رشید احمد' م ۱۳۲۳ھ' فتاوی رشیدیہ کتاب الحظر والاباحۃ ج ۱ ص ۶۱
۳۶۸۔ایضاً' کتاب الحظر والاباحۃ ج ۲ ص ۱۰۹
۳۶۹۔گنگوہی' محمود الحسن' فتاوی محمودیہ' ج ۵ ص ۱۸۶
۳۷۰۔بخاری' محمد بن اسماعیل' م ۲۵۶ھ' صحیح بخاری' ج ۱ ص ۲۰' باب: اداء الخمس من الایمان' حدیث ۵۳
۳۷۱۔دیکھیے: سلیمان بن داؤد م ۲۰۴ھ' مسند ابی داود الطیالسی ج ۲ ص ۲۰۷' حدیث ۹۲۳' تحقیق الدکتور محمد بن عبدالمحسن الترکی' دار ھجر مصر' الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء
۳۷۲۔ایضاً' ج ۵ ص ۱۶
۳۷۳۔لاجپوری' مفتی سید عبدالرحیم' م ۱۴۲۲ھ' فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۱۴۱' دارالاشاعت اردو بازار کراچی' اشاعت ۲۰۰۳ء' ط ندارد
۳۷۴۔ابن ماجہ' ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی' م ۲۷۳ھ' سنن ابن ماجہ' جز ۲ ص ۱۰۹۳' باب الاجتماع علی

☆ مقید کیا ہے؟ مقید وہ ہے جس میں ذات کے ساتھ صفت کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے ☆

الطعام، حدیث ۳۲۸۷

۳۷۵۔لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، م ۱۴۲۲ھ، فتاوی رحیمیہ، ج ۱۰ ص ۱۴۲

۳۷۶۔غزالی، امام محمد بن محمد ابوحامد، م ۵۰۵ھ، احیاء العلوم الدین ج ۲ ص ۲۷۲، (بتغیر)

۳۷۷۔محولا بالا، ج ۱۰ ص ۱۴۳

۳۷۸۔مرغینانی، برہان الدین، ھدایہ ج ۷ ص ۲۶۷

۳۷۹۔نظام الدین، ملا، فتاوی ہندیہ، کتاب الکراھیۃ، ج ۹ ص ۲۷

۳۸۰۔مفتی، محمد اجمل قادری، فتاوی اجملیہ ج ۴ ص ۶۳

۳۸۱۔فقیہ عصر وحید دہر محدث جید علامہ محقق فاضل مدقق تھے مدت تک مصر کے مفتی رہے۔حاشیۃ علی الدرالمختار شرح تنویرالابصار، حاشیۃ علی مراقی الفلاح شرح نورالایضاح، المسح علی الخفین آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔(دیکھئے فہرس الفہارس ج ۱ ص ۴۶۷ و معجم المولفین ج ۲ ص ۸۱)

۳۸۲۔طحطاوی احمد بن محمد بن اسماعیل الحنفی، م ۱۲۳۱ھ، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نورالایضاح ص ۱۹۸، محقق محمد عبدالعزیز الخالدی، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۸ھ

۳۸۳۔قاسمی، زین الاسلام، چند اہم عصری مسائل ص ۳۶۰

۳۸۴۔لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، م ۱۴۲۲ھ، م ۱۴۲۲ھ، فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۱۷۸

۳۸۵۔ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، م ۲۷۳ھ، سنن ابن ماجہ، جز ۱ ص ۶۱۹، حدیث ۱۹۲۲، باب التستر عند الجماع

۳۸۶۔نعیمی، احمد یار خان، مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۳۸، قادری پبلشرز اردو بازار لاہور، ط ندارد، اشاعت ۲۰۰۹ء

۳۸۷۔سورۃ آل عمران آیت ۱۳۹

۳۸۸۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد، جز ۲ ص ۳۰۵، کتاب الصوم، باب مایستحب من تعجیل الفطر، حدیث ۲۳۵۳

۳۸۹۔امام الدین، مولوی، نافع السالکین (ملفوظات حضرت خواجہ سلیمان تونسوی) ص ۱۳۱، مترجم صاحبزادہ محمد حسین للہی، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۴ء ط ن۔م

۳۹۰۔اشرف، سید محمد سلیمان، البلاغ ص ۲۶۔۲۵، ادارہ پاکستان شناسی لاہور، ط دوم ۲۰۱۰ء، و

☆مشترک وہ لفظ ہے جو ایسے ایک یا زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں☆